تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّۃ

فتاوٰی رضویہ
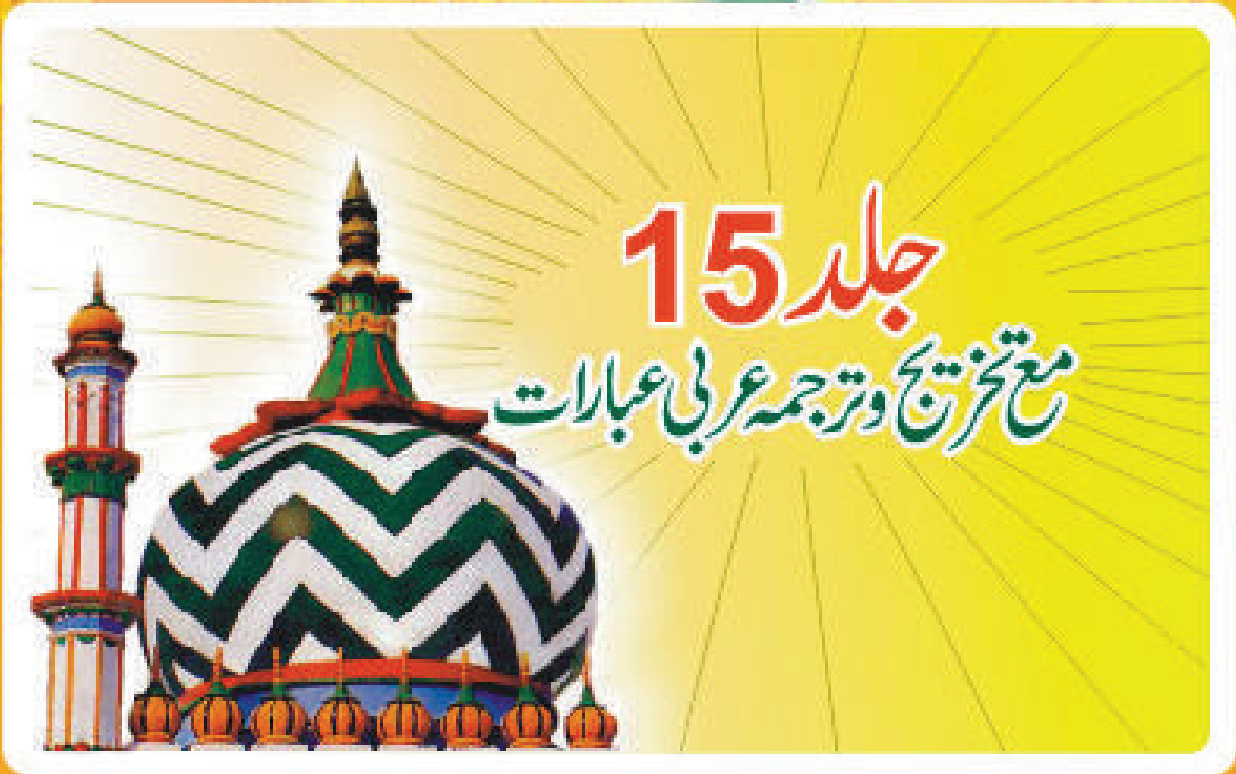
تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

www.alahazratnetwork.org

مَنْ یُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ (الحدیث)

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

جلد پانزدہم

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودہویں صدی کا عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز
۱۲۷۲ھ ———— ۱۳۴۰ھ
۱۸۵۶ء ———— ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸ پاکستان (۵۴۰۰۰)
فون نمبر : ۷۶۵۷۳۱۴

نام کتاب ——— فتاوی رضویہ جلد پانزدہم

تصنیف ——— شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فیضانِ کرامت ——— مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سرپرستی ——— مولانا صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی ناظمِ اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ

اہتمام ——— مولانا صاحبزادہ قاری نصیر احمد ہزاروی ناظم شعبہ نشر و اشاعت " " " " " " "

ترجمہ عربی عبارات ——— حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور

پیش لفظ ——— حافظ محمد عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ترتیب فہرست ——— " " " " " " " " "

تخریج و تصحیح ——— مولانا نذیر احمد سعیدی ، مولانا محمد اکرام اللہ بٹ

کتابت ——— محمد شریف گل ، کڑیال کلاں (گوجرانوالہ)

پلیسٹنگ ——— مولانا محمد منشا تابش قصوری معلم شعبہ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ ، لاہور

صفحات ———

اشاعت ——— محرم الحرام ۱۴۲۰ھ / اپریل ۱۹۹۹ء

مطبع ———

ناشر ——— رضا فاؤنڈیشن ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

قیمت ———

○

ملنے کے پتے :

○ رضا فاؤنڈیشن ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

۷۶۶۵۷۷۲ ۰۳۰۰/۹۳۱۵۳۰۰

○ مکتبہ اہلسنت ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

○ ضیاء القرآن پبلیکیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور

○ شبیر برادرز ، ۴۰ بی ، اردو بازار ، لاہور

میں سمٰوٰت و ارض میں عرش و فرش میں کوئی ذرّہ حضور کے علم سے باہر نہیں، ذات وصفات حضرت عزت احاطہ و تناہی سے بری ہیں، ممکن نہیں کہ جمیع مخلوقات کا علم مل کر اس کی ذاتِ عُلیہ یا کسی صفت کریمہ کو محیط ہو سکے کبھی کوئی اسے پورا نہ جان سکے گا، مومنین و اولیاء و انبیاء اور خود حضور سید الانبیاء علیہ و علیہم افضل الصلوات و اکمل التسلیمات ابد الاباد تک اس کی معرفت میں ترقی فرمائیں گے، ہر روز اس کے وہ محامد معلوم ہوں گے جو کل تک نہ معلوم تھے اور یہ سلسلہ ابد تک رہے گا کبھی ختم نہ ہوگا روزانہ بے شمار علوم متعلق ذات وصفات ان پر منکشف ہوں گے اور ہمیشہ ذات وصفات میں نامتناہی غیر معلوم رہے گا کہ وہ محیط کل ہے کسی کے احاطہ میں نہیں آسکتا، وہ حدیث متعلق بہ محامد علوم ذات وصفات میں ہے اور بیشک حق ہے اور دعوٰی اہلِ حق کو کچھ مضر نہیں، ولہ الحمد وھو تعالٰی اعلم۔

مسئلہ مسئولہ قاضی قاسم میاں از مقام گونڈل علاقہ کاٹھیاوار بروز چہار شنبہ ۴ ذی القعدہ ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومشائخ عظام اس معاملہ میں کہ زید کہتا ہے کہ سوائے خدا کے کچھ نہیں یعنی یہ بھی خدا وہ بھی خدا، زید بھی خدا بکر بھی خدا، علی ہذا القیاس، یعنی خالق و مخلوق نہیں، فعل فاعل مفعول خدا میں صورت بے صورت ہے، بے صورت صورت ہے، نہ یہ ہے نہ وہ ہے، نہ زید ہے نہ عمرو ہے نہ بکر ہے، خدا ہی خدا ہے، جن کی تائید میں یہ چند اشعار جو اپنے بنائے ہوئے ہیں وہ پیش کرتا ہے، اور چند اشعار دیوان جام جم مصنفہ طالب حسین صاحب فرخ آبادی کے جو فرخ آباد کے مطبع مورس کمپنی بزریہ میں چھپی ہے پیش کر کے اپنا مسلک بتلاتا ہے جو بطور نمونہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں، یہ اشعار بھی زید خود کے ہیں جن کا تخلص اطہر ہے؛

بندے کو تو خدا کہوں اور اس کو کیا کہوں ‏ بندے کو بندہ اور نہ خدا کو خدا کہوں

اطہر ہی خدا ہے غرض دو میں ایک ہے ‏ زیور کو زر کہوں نہیں تو اور کیا کہوں

اگر سب بھول بیٹھا تو خدا بھی بھول جا اطہر ‏ کہ ہے یہ سب بڑا دھوکا خدا خود ہے خدا خود ہے

میں ہی مرسل میں ہی مرسل میں ہی اخبار اور قرآں ‏ محمد اور میں ہی اللہ آیا ہا ہا، آیا ہا ہا

نہ مفتی ہے نہ خنجر ہے نہ حد ہے نہ شریعت ہے ‏ خدا ہے تو اگر سچا انا الحق کہہ انا الحق کہہ

خدا ہو کر نہ بندہ بن زباں کو کھول دے پیارے ‏ ہے یہ آزادی کا رستہ انا الحق کہہ انا الحق کہہ

نہ رکھ روزہ نہ کر سجدہ نہ جا کعبہ میں تو حج کو ‏ نہ ہے روزہ نہ ہے سجدہ انا الحق کہہ انا الحق کہہ

خدا تھا کب محمد تھے شریعت تو ہے مفروضہ ‏ نہیں ہے ما سوا حق کا انا الحق کہہ انا الحق کہہ

معبود تو خدا کو کہے حور پر مرے ‏ شہوت پرست گر نہ کہوں اس کو کیا کہوں

اللہ کے سوا نہیں پھر بولتا ہے کون ... اطہر تجھے خدا نہ کہوں اور کیا کہوں
اطہر تو برائے نام ہوں میں حیرت نہیں ہے اللہ ہوں میں ... عارف ہے اگر تو شک مت لاؤ اور نہیں میں ور نہیں
آپ ہی عرش اور آپ ہی کرسی آپ ہی دوزخ اور جنت ... آپ مکیں ہے آپ مکاں ہے کیا کیا شور مچایا ہے
کافر کو تو بُرا کہوں مومن کو کیا کہوں ! ... اچھا کہوں نہ اس کو نہ اس کو بُرا کہوں

مصنفہ طالب حسین فرخ آبادی :

بنا ایک وحدت کی تصویر میں ہوں ... مرید آپ ہی ، آپ ہی پیر میں ہوں
نہ دیکھا ہو جس نے اسے مجھ کو دیکھے ... نہاں و عیاں اس کی تصویر میں ہوں
عذاب کس کا ثواب کیسا گناہ کہتے ہیں کس کو یارو ... وہی ہے فاعل جو خیر و شر کا خطا عطا ہے عطا خطا ہے
عجب معمہ ہے یہ عزیزو خلا ملا ہے ملا خلا ہے ... بُرا بھلا اب کہوں میں کس کو بھلا بُرا ہے برا بھلا ہے

(۱) مذکورہ بالا عقیدہ کو حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینہ کا علم بتاتا ہے جو آج تک سینہ بہ سینہ مشائخ طریقت میں چلا آتا ہے اور اسی کا نام وصول الی اللہ ہے۔

(۲) اور یہی زید ظاہر میں نماز کے لئے اُٹھتا ہے تو اپنے مریدوں کے سامنے یہ بھی کہتا ہے کہ ذرا خدا کو دھوکا دے لوں ، اسی طرح قولی اور فعلی کارروائی کر کے شریعت مطہرہ سے وہ وہ نفرتیں دلاتا ہے کہ مسلمان کے کلیجے پاش پاش ہو جاتے ہیں ۔

(۳) اور یہی زید وعظ میں بھی پکار پکار کر کہتا ہے کہ شریعت تو تمہارے ماں باپ نے بھی سکھائی ، شریعت تو تمہارے اُستادوں نے بھی سکھائی ، شریعت تو تمہارے مولویوں نے بھی سکھائی مگر خدا کے ملنے کا تو رستہ کچھ اور ہے اور یہ تو منتر کچھ اور ہے اور اسی قسم کے دھوکے دے کر مسلمانوں کو اپنی مریدی کی طرف راغب کرتا ہے اور مرید کر کے مذکورہ عقیدہ اور یہی اللہ کی تعلیم کرتا ہے یعنی خالق مخلوق نہیں ، اب التماس یہ ہے کہ اس زید کا عقیدہ کیسا ہے ، مسلمان اس کے ساتھ کیا برتاؤ کریں ، شرع شریف میں اس کے لئے تعزیر بھی ہے یا نہیں ، مسلمانوں کو اس کی مریدی سے خارج ہو کر بعد تو بہ جدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں ، اگر جدید نکاح کی ضرورت ہے تو پہلا مہر کافی ہے یا نہیں ، اگر اس جدید نکاح میں عورت قبول نہ کرے تو کیا صورت ہے ؟ کتاب تذکرہ غوثیہ مسلمانوں کے پڑھنے اور عمل کرنے کے قابل ہے یا نہیں ؟ براہِ مہربانی اوپر کے سوالوں کے جوابات مفصل طور سے ارقام فرما کر عنداللہ ماجور ہوں و عندالناس مشکور ہو جیے گا ، فقط ۔

الجواب

صورۃ مذکورہ میں زید یقیناً کافر مرتد ہے، اس کے کلام سرتاپا کفر سے بھرے ہوئے ہیں مثلاً (۱) زید و عمرو بکر سب کو خدا کہنا (۲) خدا کو مخلوق اور مفعول کہنا (۳) بندہ کو خدا کہوں (۴) خدا کو خدا نہ کہوں۔ دوسرا شعر لکھنے میں سائل سے کچھ رہ گیا ہے (۵) تیسرے شعر میں خدا کے بھول جانے کی فرمائش اور کہ یہ بھی بڑا دھوکا ہے (۶) چوتھے شعر میں اپنے آپ کو اللہ کہنا (۷) رسول کہنا (۸) قرآن کہنا (۹) پانچویں شعر میں شریعت کا انکار (۱۰) انا الحق کہنے پر اصرار (۱۱) چھٹے شعر میں بھی یہی (۱۲) بندہ بننے کی ممانعت (۱۳) ساتویں میں وہی (۱۴) بروجہ انکار نماز، روزے، حج کی ممانعت (۱۵) آٹھویں شعر میں خدا کی نفی (۱۶) شریعت کو فرضی و ساختہ بتانا کہ سیاق و سباق سے یہی مراد متعین ہے۔ (۱۷) وہی انا الحق (۱۸) دسویں شعر میں خدا بننا (۱۹) گیارھویں میں بھی یہی (۲۰) تیرھویں میں مومن کو اچھا نہ کہنا کافر کو برا نہ کہنا۔ یہ بیّن کفر تو زید کے کلمات مذکورہ میں کھلے کھلے ہیں (۲۱) سولھویں شعر میں عذاب و ثواب کا انکار (۲۲) سترھویں شعر میں بھلے کو برا، برے کو بھلا کہنا (۲۳) ان صریح عقائد کفر ملعون کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا (۲۴) کفر کو وصول الی اللہ بتانا (۲۵) نماز کے لئے اس کا کہنا کہ خدا کو دھوکا دے لوں۔ اس کے کلمات سابقہ کے لحاظ سے لائقِ تاویل نہ رہا، معنی استہزاء میں متعین ہوگیا اور وہ کفر ہے (۲۶) شریعت سے نفرت دلانا (۲۷) شریعت کو راہِ خدا نہ ماننا۔

بالجملہ زید ان کافروں میں ہے جن کو فرمایا گیا ہے من شك فی عذابه وکفرہ فقد کفر[1] جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ سلطنت اسلام ہوتی تو اس کی تعزیر یہ تھی کہ بادشاہ اسلام اسے قتل کرتا، اس کا اختیار غیر سلطان کو یہاں نہیں، مسلمانوں کو اس سے میل جول حرام اس سے سلام کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کا وعظ سننا حرام، وہ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مرجائے تو اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، جنازہ اٹھانا حرام، جنازہ کے ساتھ چلنا حرام، اس پر نماز حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اسے مسلمانوں کی طرح دفن کرنا حرام، اس کے لئے دعائے بخشش کرنا حرام، اسے کچھ ثواب پہنچانا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام، جو ان باتوں میں سے کوئی بات اسے مسلمان جان کر کرے گا یا اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعائے بخشش کرے گا یا اسے

ع ظاہراً یوں ہے حق اظہر ہے یا خدا ہے الخ

[1] درمختار | باب المرتد | مطبع مجتبائی دہلی | ۱/۳۵۶

ثواب پہنچائے گا اگرچہ اسے کافر جان کر وہ خود کافر ہو جائے گا، جو لوگ مرید اس کے ہو چکے ہیں ان پر فرض ہے کہ اس سے جدا ہوں دور بھاگیں کہ وہ بیعت اس کے ہاتھ پر نہیں ابلیس کے ہاتھ پر ہوئی، پھر ان مریدوں میں جو اس کے ان کفروں سے آگاہ تھے اور اس کے بعد مرید ہوئے یا بعد مریدی کے آگاہ ہوئے اور اس کی بیعت سے الگ نہ ہوئے وہ سب بھی اسلام سے خارج ہیں، ان پر بھی فرض کہ نئے سرے سے مسلمان ہوں توبہ کریں، توبہ و اسلام کے بعد ان کی عورتیں اگر ان سے دوبارہ نکاح پر راضی نہ ہوں تو ان پر جبر نہیں، عورتیں جس سے چاہیں اگر عدت گزر چکی ہے تو ابھی ورنہ بعد عدت اپنا نکاح کرلیں اور اگر انھیں سے دوبارہ نکاح کریں تو مہر جدید لازم آئیگا اور پہلا مہر بھی اگر باقی ہے دینا ہوگا، کتاب تذکرۂ غوثیہ جس میں غوث علی شاہ پانی پتی کا تذکرہ ہے ضلالتوں، گمراہیوں بلکہ صریح کفر کی باتوں پر مشتمل ہے، مثلاً غوث علی شاہ، جگن ناتھ کی چوکی پر اشنان کرتے ملے کسی نے پہچانا تو بولے کہ اس شخص کے دو باپ تھے، ایک مسلمان اس کی طرف سے حج کر آیا ہے، دوسرا باپ ایک پنڈت تھا، اس کی طرف سے جگن ناتھ تیرتھ کرنے آیا ہے، ایسی ناپاک بے دینی کی کتاب کا دیکھنا حرام جس مسلمان کے پاس ہو جلا کر خاک کردے۔ واللہ الھادی الی صراط مستقیم (اللہ تعالٰی ہی صراط مستقیم کی ہدایت دینے والا ہے۔ت) واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۴۸ مسئولہ عبدالرحمٰن طالب علم مدرسہ چھیپوں احمد آباد گجرات ۲ ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ چند اشخاص کی موجودگی میں ایک مرید نے اپنے پیر کی شان میں یہ قصیدہ پڑھا اور پیر نے اس قصیدہ کو سن کر پڑھنے والے کو کہا کہ تو میرا حبیب ہے اور اس کے بعد یہ قصیدے منبر پر پڑھے جاتے ہیں اور اس کے جواز کا حکم پیر نے دیا آیا شرعاً یہ قصیدہ جائز ہیں یا نہیں؟ قصیدہ مذکور یہ ہے:

مرحبا یا مرحبا یا شاہ لواری مرحبا
نور الہدٰی خیر الورٰی یا شاہ لواری مرحبا

یا امام العالمین و انتخاب اولیں
ختم ولایت مقتدا یا شاہ لواری مرحبا

پیشوائے اولیا تو برگزیدہ ذوالجلال
شافع ہر دو سرا یا شاہ لواری مرحبا

کن عطا فضل و کرم امروز فردائے کریم
صانع بجز تو نیست کس یا شاہ لواری مرحبا

یا بشیر و یا نذیر و اے شہ اولوالعزم
ملجائے والاصفیا یا شاہ لواری مرحبا

منعم و مسجود قیوم و جہاں بحر کرم
طالب و مطلوب و مقصد یا شاہ لواری مرحبا

ذات تو احد و لے میم موجودات او
خلق عالم را سبب یا شاہ لواری مرحبا